یہاں بعض بدعتیں جیسے نظامِ خانقاہی، وجد وسماع اور مخصوص رسوم کی پابندی وغیرہ پیدا ہوئیں، ان کی تنقیح کی ہے۔ بعض مسائل، جیسے طہارت، مال، لباس، توکل، غذا، عزلت گزینی، خشوع وخضوع، تجرد، سیاحت اور مجاہدہ وریاضت میں تصوف اور شریعت کا موازنہ کیا ہے اوران معاملات میں صوفیاء کی بے اعتدالیاں بیان کی ہیں۔ ضمیمہ میں صوفیاء کی بعض خدمات، جیسے فارسی شاعری میں کیف واثر، علم کلام اور فلسفۂ اشراق کے اثرات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ آخر میں بعض صوفیانہ اخلاق پر روشنی ڈالی گئی ہے اور طریقۂ تصوف میں اصلاح وتجدید کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر یہ کتاب عمدہ ہے، اس سے تصوف کی تفہیم میں مدد ملتی ہے۔ مولانا عبدالسلام ندوی فاؤنڈیشن کے ذمہ داران مبارک باد کے مستحق ہیں، جنھوں نے مولانا مرحوم کی تحریروں کو معارف کی قدیم فائلوں سے نکال کر انھیں منظرعام پر لانے کا بیڑا اٹھا رکھا ہے اوران کے کئی مجموعے شائع کرچکے ہیں۔ (محمد جرجیس کریمی)

اردو میں مرثیہ نگاری کا فنّی ارتقا ڈاکٹر سید احتشام احمد ندوی

ناشر: فیض المصنفین، مدینہ منزل، نیوسرسید نگر، علی گڑھ، ص: ۱۱۸، قیمت: -/۱۳۰ روپے

پروفیسر سید احتشام احمد ندوی کی اصل علمی جولان گاہ عربی زبان وادب ہے۔ انھوں نے کالی کٹ یونی ورسٹی، کیرلا میں صدر شعبۂ عربی اور ڈین فیکلٹی آف آرٹس کی حیثیت سے طویل عرصہ تک خدمات انجام دی ہیں، متعدد کتابیں بھی تصنیف کی ہیں جن میں جدید عربی ادب کا ارتقاء، عربی شاعری کے جدید رجحانات اور تطوّر النقد عند العرب شہرت رکھتی ہیں۔ لیکن ان کی دل چسپی کے موضوعات میں اردو ادب بھی شامل ہے۔ انھوں نے اپنی تدریسی زندگی کے ابتدائی ایام میں اردو ادب پر متعدد کتابیں تحریر کی تھیں، جنھیں وہ اب شائع کررہے ہیں۔ انہی میں زیر تبصرہ کتاب بھی شامل ہے۔

اس کتاب کے شروع میں مؤلف نے دکن اور شمالی ہند میں مرثیہ کے ارتقا پر تاریخی زاویے سے روشنی ڈالی ہے اور مرثیہ پر فنی بحثیں کی ہیں۔ اس کے بعد موضوعات